خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
ایڈیٹر عبدالسمیع خان
CPL 61

جلد 48-83 نمبر 58 | ہفتہ 14۔ ذیقعدہ۔ 1418ھ 14۔ امان 1377ہش 14۔ مارچ 1998ء

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ بات خوب ذہن نشین رہنی چاہئے کہ آخر ایک نہ ایک دن دنیا اور اس کی لذتوں کو چھوڑنا ہے تو پھر کیوں نہ انسان اس وقت سے پہلے ہی ان لذات کے ناجائز طریق حصول چھوڑ دے۔ موت نے بڑے بڑے راستبازوں اور مقبولوں کو نہیں چھوڑا اور وہ نوجوانوں یا بڑے سے بڑے دولت مند اور بزرگ کی پروا نہیں کرتی۔ پھر تم کو کیوں چھوڑنے لگی۔ پس دنیا اور اس کی راحتوں کو زندگی کے منجملہ اسباب سے سمجھو اور خدا تعالیٰ کی عبادت کا ذریعہ۔ سعدی نے اس مضمون کو یوں ادا کیا ہے۔

خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است
تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است

یہ نہ سمجھو کہ خدا ہم سے خواہ مخواہ خوش ہو جائے اور ہم اختلاط میں رہیں۔

(ملفوظات جلد سوئم صفحہ 36)

میں چاہتا ہوں کہ آپ استقامت کے حصول کے لئے مجاہدہ کریں اور۔ ریاضت سے اسے پائیں کیونکہ وہ انسان کو ایسی حالت پر پہنچا دیتی ہے جہاں اس کی دعا قبولیت کا شرف حاصل کرتی ہے۔ اس وقت بہت سے لوگ دنیا موجود ہیں جو عدم قبولیت دعا کے شاکی ہیں، لیکن میں کہتا ہوں کہ افسوس تو یہ ہے کہ جب تک وہ استقامت پیدا نہ کریں دعا کی قبولیت کی لذت کو کیونکر پا سکیں گے۔ قبولیت دعا کے نشان ہم اسی دنیا میں پاتے ہیں۔ استقامت کے بعد انسانی دل پر ایک برودت اور سکینت کے آثار پائے جاتے ہیں۔ کسی قسم کی بظاہر ناکامی اور نامرادی پر بھی دل نہیں جلتا۔ لیکن دعا کی حقیقت سے ناواقف رہنے کی صورت میں ذرا ذرا سی نامرادی بھی آتش جہنم کی ایک لپٹ ہو کر دل پر مستولی ہو جاتی ہے اور گھبرا گھبرا کر بے قرار کئے دیتی ہے۔ (ملفوظات جلد سوئم صفحہ 37)

پاکستان میں احمدیوں سے امتیازی سلوک نہیں

بلکہ زیادتیاں ہو رہی ہیں (ترجمان جماعت احمدیہ)

امتیازی سلوک کا یہ حال ہے کہ ہم پر بیشمار پابندیاں ہیں۔ مخالف جب چاہیں کسی بھی احمدی کو پس زنداں ڈلوا سکتے ہیں

ربوہ (پ ر) پاکستان میں احمدیوں سے زیادتیاں ہو رہی ہیں ہم پر بیشمار پابندیاں ہیں۔ مخالف جب چاہیں کسی بھی احمدی کو پس زنداں ڈلوا سکتے ہیں۔ یہ بات جماعت احمدیہ کے ترجمان صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے ایک پریس ریلیز میں کہی۔ انہوں نے تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد کے بیان کہ "پاکستان میں احمدیوں سے امتیازی سلوک ہو رہا ہے" پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے ساتھ امتیازی سلوک کا یہ حال ہے کہ عبادت سے قبل بلانے کے طریق پر بھی پابندی ہے۔ اس مہذب دور میں بھی ہم خود کو جو سمجھتے ہیں پاکستان میں وہ کہہ نہیں سکتے۔ ربوہ میں جہاں 99% احمدی آباد ہیں وہاں چند لوگ اکٹھے ہو کر لاؤڈ سپیکر پر ہمیں اکثر غلیظ گالیاں دیتے ہیں۔ ہمارے اجتماعات پر پابندی ہے۔ اخبارات میں ہمارے خلاف بے بنیاد پراپیگنڈہ کیا جاتا ہے۔ جب بھی کسی مخالف کا دل کرتا ہے احمدیوں کے خلاف بے بنیاد مقدمات بنوا دیتا ہے۔ اور پولیس بے گناہ احمدیوں کو گرفتار کر لیتی ہے۔ ترجمان جماعت احمدیہ نے پوچھا کہ اگر یہی امتیازی سلوک ہے تو مخالفین کو مبارک ہو........ وہ بھی اپنے ساتھ یہی امتیازی سلوک کروا لیا کریں۔

احمدیہ ٹیلی ویژن کے اہم تازہ پروگرام

ہفتہ 14۔ مارچ 1998ء

7-00	صبح	خطبہ 98-3-13
8-00	صبح	اردو کلاس۔
9-15	صبح	کمپیوٹرز سب کے لئے۔
3-00	سہ پہر	اردو کلاس۔
8-00		بچوں کی ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔

اتوار 15۔ مارچ 1998ء

12-00	دوپہر	خطبہ۔ 98-3-13
1-05		مجلس سوال و جواب۔ محمود ہال 95-9-9
3-00		اردو کلاس۔
4-00		آپ کا خط ملا۔

○ ہوا کے دوش پہ لاکھوں گھروں میں در آیا
نکل گیا تھا جو گھر سے کبھی خدا کے لئے
(مبشر محمود)

محترم مولانا نسیم سیفی صاحب کے اعزاز میں الوداعی تقریب

ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے تقریب کی صدارت کی اور دعا کرائی

ربوہ۔ 11۔ مارچ۔ الفضل کے سابق ایڈیٹر محترم مولانا نسیم سیفی صاحب کو الوداع کہنے کے لئے دفتر الفضل میں شام 7 بجے ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ امیر مقامی و ناظر اعلیٰ محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے تقریب کی صدارت فرمائی۔ تقریب کے شرکاء میں محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ کے ناظر صاحبان، تحریک جدید کے وکلاء، افسران صیغہ جات اور مربیان سلسلہ وغیرہ نے شرکت کی۔ تقریب میں محترم سید عبدالحی شاہ صاحب ناظر اشاعت و صدر الفضل بورڈ نے اراکین بورڈ الفضل کی طرف سے اور یوسف سہیل شوق اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل نے اراکین ادارہ الفضل کی طرف سے سپاس نامہ پیش کیا۔ مؤخر الذکر سپاس نامہ کے بعد نئے ایڈیٹر مکرم عبدالسمیع خان صاحب کو خوش آمدید کہا گیا اور ان کا مختصر تعارف کروایا گیا۔ بعد ازاں محترم نسیم سیفی صاحب نے اپنے خطاب میں اپنے ساتھ کام کرنے والوں کا شکریہ ادا کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سب خدمات کا سبب قرار دیا۔ آخر میں امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے دعا کرائی۔ جس کے بعد احباب کی خدمت میں طعام پیش کیا گیا۔

تمام احباب سے محترم سیفی صاحب کی صحت، تندرستی اور مزید مقبول خدمات کی توفیق ملنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

14 امان 1377 ھش 14 مارچ 1998ء

فتح و ظفر کی کلید

یوں تو جماعت احمدیہ کی ساری تاریخ ہی اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں سے معمور ہے۔ مگر بعض دن ایسے ہوتے ہیں جو اپنے نشان ثبت کر جاتے ہیں۔ اور بہت سے نئے فضلوں کا دروازہ کھول جاتے ہیں۔

انہی میں سے ایک دن 14۔ مارچ کا بھی ہے۔ 13۔ مارچ 1914ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ اول کی وفات ہوئی۔ اور 14 مارچ 1914ء کو حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب منصب امامت پر فائز ہوئے۔ آپ کی عمر اس وقت صرف 25 سال کی تھی۔ اور ظاہری لحاظ سے کوئی تعلیم، کوئی ڈگری، کوئی دولت، کوئی جتھہ کوئی طاقت، آپ کے پاس نہ تھی مگر یہ وہ وجود تھا جس پر خدا کا سایہ تھا جس کے ساتھ خدا کا فضل تھا وہ فتح و ظفر کی کلید تھا وہ رحمت اور قربت اور قدرت کا نشان تھا۔

اس نے جماعت کا جھنڈا اٹھا اور تیزی کے ساتھ آگے بڑھنا شروع کیا۔ وہ جو نا تجربہ کار تھا خدا نے بڑے بڑے تجربہ کاروں پر اس کو عظمت عطا کی۔ وہ جو دنیا کی نظر میں بے علم تھا خدا نے بڑے بڑے دانشوروں کی گردنیں اس کے سامنے جھکا دیں۔ وہ جو بے حیثیت اور گمنام تھا خدا نے اسے زمین کے کناروں تک شہرت عطا کی۔

وہ اکیلا تھا خدا نے اسے بے شمار ساتھی دیئے، اس کے ہزاروں دشمن تھے تو خدا نے اسے لاکھوں جاں نثار عطا کئے۔ آج دنیا کے 152 ملکوں میں جہاں جہاں احمدی آباد ہیں وہ ہر دل میں موجود ہے۔ اس کو خدا نے ایسی پاکیزہ روحانی نسل عطا کی جو اس کی نمائندگی میں اس کے مشن کو آگے بڑھا رہی ہے۔ اور اس کے جاری کردہ منصوبوں کو مسلسل ترقی دے رہی ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے 52 سال جماعت کی قیادت فرمائی اور ترقیات کے نئے سنگ میل قائم کئے۔ ہر دن اس وجود کی کامیابیوں کی نوید لاتا رہا۔ اور ہر شام اس کی رفعتوں کی گواہی دیتی رہی۔ اس پر در حقیقت کوئی رات طلوع نہیں ہوئی مگر اس نے خدا کے فضلوں کا سورج چڑھا دیا تھا اور وہ سورج آج بھی جماعت کو منور کر رہا ہے۔

سمیع، مجیب اور معطی کا جلوہ

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب فرماتے ہیں کہ چند سال کا ذکر ہے کہ ایک دن رات کو بعد مغرب کھانا کھا کر ہم سب حضرت اماں جان کے دسترخوان پر ہی بیٹھے تھے کہ کسی نے کہا اس وقت گنے کھانے کو جی چاہ رہا ہے خدا کھلا دے (یعنی وہ گنا جسے پونڈا کہتے ہیں اور پنجابی میں پونا) حضرت اماں جان نے ایک آدمی بازار دوڑا دیا۔ وہ جواب لایا۔ بازار میں کوئی پونڈا نہیں ملا۔ فارم کی طرف آدمی بھیجا گیا۔ ادھر سے بھی جواب صاف آیا کہ گنے ہیں۔ پونڈے نہیں ہیں۔ خیر اب دونوں تیر خالی گئے تو صبر سے بیٹھ گئے۔ ابھی باتیں کر ہی رہے تھے اور پانچ منٹ فارم والے پیغام کو آئے ہوئے نہیں گزرے تھے کہ بیت مبارک کے دروازے سے مکرمی مفتی فضل الرحمٰن نے حضرت اماں جان کو یکدم آواز دی کہ اماں جان یہ گنے گورداسپور سے میں لایا ہوں۔ آج وہاں کسی مقدمے پر گیا تھا اور ابھی تانگے پر سیدھا آرہا ہوں۔ یہ کہہ کر ایک پھاندی پونڈوں کی پردہ میں سے دھڑام کر کے اندر پھینک دی۔ یہ کہہ کر وہ تو چلے گئے مگر ان پونڈوں کا عند الطلب غیب سے آجانے کا لطف ہماری ساری پارٹی کو خوب آیا۔

خدا نے ہمیں گنے نہیں کھلائے تھے بلکہ اپنے اسماء سمیع، مجیب، کلیم اور معطی کا جلوہ دکھایا تھا۔ گویا گنوں کے پردہ میں خود کو ظاہر کیا تھا۔

(روزنامہ الفضل 17۔ اکتوبر 1995ء صفحہ 4)

دُعائے محمود

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذت خدا کرے

توحید کی ہو لب پہ شہادت خدا کرے
ایمان کی ہو دل میں حلاوت خدا کرے

ٹل جائے جو بھی آئے مصیبت خدا کرے
پہنچے نہ تم کو کوئی اذیت خدا کرے

تم ہو خدا کے ساتھ، خدا ہو تمہارے ساتھ
ہوں تم سے ایسے وقت میں رخصت، خدا کرے

نُورِ سحر

چل گزر راہِ فنا سے بے خطر ہونے کے بعد
معرکے ہوتے ہیں سر سینہ سپر ہونے کے بعد

کیا ہوا دریا میں گر موجیں قیامت خیز ہیں
پار لگتے ہیں سفینے شور و شر ہونے کے بعد

گریۂ پیہم سے ہوتی ہے رسائی وصل تک
رنگ لاتی ہے وفا آشفتہ سر ہونے کے بعد

جگمگا دے جلوۂ توحید سے دشتِ جہاں
سرنگوں بیٹھا ہے کیا رشکِ قمر ہونے کے بعد

اُٹھ گلستانِ جہاں میں زمزمہ پرواز ہو
خواب غفلت تا بکے نورِ سحر ہونے کے بعد

جوگ لینا یا اُداسا کھینچنا آساں نہیں
آتا ہے دھونی رمانا دربدر ہونے کے بعد

خاک سے کمتر سہی لیکن اے مصلحؔ کیا عجب
کیمیا بن جاؤں مَیں انکی نظر ہونے کے بعد

مصلح الدین راجیکی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

از قلم حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (امام جماعت احمدیہ الرابع)

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی تقریر و تحریر

آپ کی تعلیم کا ایک اہم پہلو تحریر و تقریر سے متعلق تھا۔ اس شعبہ میں بھی حضرت امام جماعت احمدیہ الاول ہی آپ کے معلم اور مربی بنے اور آپ کی تربیت میں گہری دلچسپی لی۔ لیکن آپ کے مضامین اور تقاریر کو جس سخت معیار سے جانچتے رہے وہ بعض اوقات آپ کی دل شکنی کا موجب بھی بن جاتا تھا حالانکہ اس سختی کی وجہ محض یہ تھی کہ حضرت امام جماعت اول کو آپ سے بہت ہی بلند توقعات تھیں اور انہی توقعات کی کسوٹی پر آپ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو پرکھتے تھے۔ اس ضمن میں حضرت صاحبزادہ صاحب فرماتے ہیں:۔

"مجھے خوب دیا ہے۔ میں نے سب سے پہلا مضمون جب تشحیذ الاذہان میں لکھا تو اس کی بڑی تعریف ہوئی۔ حضرت بانی سلسلہ نے بھی اسے پسند فرمایا۔ حضرت امام جماعت الاول نے خود کئی لوگوں کو دکھایا۔ مگر مجھے فرمانے لگے 'کبھی تم نے سنا ہے لوگ کہا کرتے ہیں۔ اونٹ چالی (40) تے ٹوڈا بتالی (42) پھر فرمانے لگے 'اس کا کیا مطلب ہے؟ میں نے عرض کیا مجھے تو پتہ نہیں ٹوڈا کیا ہوتا ہے۔ فرمانے لگے 'کسی نے اونٹ والے سے پوچھا تھا۔ اونٹ بیچتے ہو؟ اس کی کیا قیمت لوگے؟ اس نے کہا اونٹ کے تو میں چالیس روپے لوں گا مگر اونٹ کے بچے کے بیالیس۔ اس نے کہا یہ کیوں؟ بیچنے والا کہنے لگا اس لئے کہ یہ اونٹ بھی ہے اور اونٹ کا بچہ بھی ہے۔ پھر فرمانے لگے ہم تمہارے باپ کے مضامین دیکھتے رہتے ہیں۔ ابھی تک تمہارا یہ مضمون حضرت کے مقابل کا مضمون نہیں۔ ہمیں تو تب خوشی ہو کہ ان سے بھی اعلیٰ لکھو۔"

حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کی ایسی ہی بلند توقعات آپ کی تقاریر سے متعلق بھی تھیں اور نتیجۃً ان کو بھی ایسے ہی کڑے معیاروں پر پرکھا جاتا تھا۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب فرماتے ہیں۔

"ہم نے ایک دفعہ ایک انجمن بنائی جس میں تقریریں کرنے کی مشق کی جاتی تھی اور اعلیٰ درجہ کی تقریر کرنے والوں کو انعام دیئے جاتے تھے۔ میں اس میں جب بھی تقریر کرتا' حضرت امام جماعت الاول اس پر ہمیشہ جرح اور نکتہ چینی کرتے۔ کچھ مدت تک اسی طرح ہوتا رہا۔ میرے نفس نے دھوکا دیا اور میں نے خیال کیا کہ مولوی صاحب مجھ پر حد سے زیادہ سختی کرتے ہیں۔ میں نے ایک مضمون لکھا اور اپنے ایک سکول فیلو (ہم مکتب) کو جو تقریر کرنا نہیں جانتا تھا' پڑھنے کے لئے دیا۔ جب اس نے مضمون پڑھا تو حضرت مولوی صاحب نے اس کی از حد تعریف کی۔ اس پر میرے دل میں اور احساس ہوا کہ مولوی صاحب مجھ سے سختی کرتے ہیں۔

یہ تو آپ کا اپنا تاثر تھا۔ آپ کے بچپن کے ہم جماعت محترم شیخ عبدالعزیز صاحب جو آجکل لائل پور میں رہائش پذیر ہیں اس بارہ میں اپنا الگ تاثر یوں بیان کرتے ہیں:۔

"حضرت مولوی نور الدین صاحب اپنی (امامت) کے زمانہ میں جمعہ پڑھانے کے بعد بیت اقصیٰ میں ہی تشریف فرما ہوتے اور چند ایک طلباء تھوڑے تھوڑے وقت میں اپنا اپنا مضمون یا لیکچر سناتے۔ آخر میں حضرت مولوی صاحب ہر ایک کے مضمون اور لیکچر پر ریمارکس کرتے لیکن حضرت میاں صاحب (حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی) کے مضمون کی زیادہ ہی غلطیاں نکالتے اور بتاتے کہ آپ کو یہ یہ باتیں بیان کرنی چاہئے تھیں اور اصلاح فرماتے ہوئے نہایت محبت اور شفقت سے ان کی بعض خوبیاں بھی بیان کرتے جس سے کم از کم میں تو ضرور سمجھتا کہ میاں صاحب کا مضمون سب سے "پھاڈی" ہے جس میں بے شمار نقائص ہیں۔ لیکن مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ دراصل آپ میاں صاحب کو ٹرینڈ کر رہے تھے۔ بعد میں میں نے خود انہیں ایسے ایسے لیکچر دیتے سنا کہ عقل حیران ہو جاتی تھی کہ یہ وہی شخص ہے جو سب سے پھاڈی تھا۔"

جب استاد کا طالب علم سے اس قسم کا رویہ ہو تو بسا اوقات استاد کے نیک ارادوں کی طرف طبیعت مائل ہونے کی بجائے اس کے سلوک کی ظاہری تلخی زیادہ شدت سے محسوس ہونے لگتی ہے' اور اکثر طلباء کا ردعمل ایسی صورت میں یا تو استاد اور تعلیم سے متنفر ہو جانے کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے یا پھر ایسے طلباء اندرونی طور پر مرجھا جاتے ہیں اور کوئی ذوق و شوق باقی نہیں رہتا۔ اس کے برعکس بعض طلباء کو اللہ تعالیٰ نے ایسی فطرت عطا فرمائی ہوتی ہے کہ ان پر استاد کا یہ سلوک تازیانہ کا کام کرتا ہے اور اس چیلنج کو مردانہ وار قبول کرتے ہوئے وہ اپنی کمزوریوں کو دور کرنے اور اپنی قابلیتوں کو پہلے سے بڑھ کر اجاگر کرنے کی کوشش میں لگ جاتے ہیں۔

حضرت مرزا محمود احمد صاحب پر موخر الذکر ردعمل ہوا اور اسی کی حضرت امام جماعت اول کو آپ سے توقع تھی۔ اس کے نتیجہ میں آپ کی تقریر و تحریر کو کیا نئی رفعتیں عطا ہوئیں' اس مضمون کے بیان کا موقع آپ کی زندگی کے بعد کے حالات میں جابجا پیدا ہوتا رہے گا۔

اس دور میں جس پر ہم نظر ڈال رہے ہیں یعنی آپ کی پیدائش سے لے کر حضرت بانی سلسلہ کے وصال تک کا دور۔ اس میں آپ کو مشق کے علاوہ بھی بعض اوقات تقریر کرنی پڑی۔

1908ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کا امرتسر خالصہ کالج سے فٹ بال کا میچ ہوا تھا۔ جس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ٹیم کامیاب رہی۔ صاحبزادہ صاحب موصوف بھی ٹیم کے ساتھ امرتسر گئے تھے۔ میچ کے بعد ایک مختصر سی تقریب مسرت منعقد ہوئی۔ جس میں شہر کے بعض روسا شامل تھے۔ پارٹی کے بعد صاحبزادہ صاحب سے خواہش کی گئی کہ آپ حاضرین سے خطاب فرماویں۔ آپ نے اس سے پہلے اس قسم کے مجمع میں جس میں معزز غیر احمدی بھی بکثرت شامل ہوں کبھی پبلک تقریر نہیں کی تھی۔ اس لئے آپ نے عذر کیا اور کہا کہ میں تیار نہیں ہوں۔ لیکن حاضرین کے اصرار پر آپ دل میں دعا کرتے ہوئے کھڑے ہوئے اور پہلے تجربہ کے باوجود بڑی موثر تقریر کی اور ایسے نکات بیان کئے کہ ایک نوخیز طالب علم کی زبان سے معرفت کی ایسی باتیں سن کر سبھی حیران رہ گئے۔ (-)

ابتدائی تقاریر میں سب سے اہم اور قابل ذکر موقع اس آخری جلسہ سالانہ کا ہے جو حضرت بانی سلسلہ کے وصال سے ڈیڑھ سال قبل دسمبر 1906ء میں منعقد ہوا۔ اس موقع پر سلسلہ کے چوٹی کے علماء اور اکابرین کے علاوہ بیرونی جماعتوں سے کافی تعداد میں مرد' عورتیں اور بچے تشریف لائے ہوئے تھے۔ پبلک اجتماع سے آپ کا یہ پہلا خطاب تھا اور موقع کی اہمیت کے پیش نظر آپ پر جو اندرونی ہیجان اور گھبراہٹ کی کیفیت طاری تھی' اس کے باوجود آپ کی تقریر غیر معمولی طور پر کامیاب ہوئی اور (.....) کے دوسرے (-) کی (تشریح) زبان زد عام ہو گئی اور حیرت و استعجاب سے انگلیاں اٹھنے لگیں کہ یہ نوجوان (کلام الٰہی کے) معارف کو سمجھنے میں بڑے بڑے اکابرین پر بازی لے گیا ہے۔ چنانچہ یہ تقریر اسی زمانہ میں اخبار "البدر" قادیان میں شائع ہو گئی اور آج بھی اس کا مطالعہ انسان کو ایک عجیب روحانی سرور عطا کرتا ہے۔ خود حضرت مرزا محمود احمد پر اس تقریر کے دوران جو کیفیت طاری تھی وہ آپ ہی کی زبانی سننے کے لائق ہے۔

آپ فرماتے ہیں:۔

"سب سے پہلی تقریر جو میں نے عام جلسہ میں کی۔ اس (-) کو پڑھ کر اس (بیت الذکر) میں کی تھی۔ اب (بیت الذکر) وسیع ہو گئی ہے اور اس کی پہلی شکل نہیں رہی لیکن اس وقت میں جہاں کھڑا ہوں عین اس کے سامنے کے دروازے میں کھڑے ہو کر میں نے تقریر کی تھی۔ اگرچہ اب علم میں بہت ترقی ہو گئی ہے۔ حالات اور افکار میں بہت تغیر ہو گیا ہے لیکن اب بھی میں اس تقریر کو پڑھ کر حیران ہو جاتا ہوں کہ وہ باتیں کس طرح میرے منہ سے نکلیں اور اگر اب میں وہ باتیں بیان کروں تو یہی سمجھوں گا کہ خدا تعالیٰ نے خاص فضل سے سمجھائی ہیں۔ اس وقت مجھ پر ایسی حالت تھی کہ چھوٹی عمر اور مجمع عام میں پہلی دفعہ بولنے کی وجہ سے میرے اعصاب پر ایسا اثر پڑا ہوا تھا کہ مجھے لوگوں کے چہرے نظر نہ آتے تھے' اندھیرا سا معلوم ہوتا تھا۔ اور مجھے نہیں معلوم تھا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ بعد میں اخبار میں میں نے یہی تقریر پڑھی تو معلوم ہوا کہ میں نے کیا کہا تھا۔ یہ رکوع میرے لئے (دعوت الی اللہ) کرنے میں بیج کا کام دے گیا اور میں نے اس سے بڑا فائدہ اٹھایا۔"

اس موقع پر سامعین کی جو کیفیت تھی اس کا کچھ اندازہ حضرت بانی سلسلہ کے جلیل القدر رفیق اور قادر الکلام شاعر حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کے ان الفاظ سے ہو سکتا ہے۔

(-) روشن ستارہ' (-) درخشندہ گوہر محمود شرک پر تقریر کرنے کے لئے کھڑا ہوا' میں ان کی تقریر خاص توجہ سے سنتا رہا۔ کیا بتاؤں' فصاحت کا ایک سیلاب تھا جو پورے زور سے بہہ رہا تھا۔ واقعی اتنی چھوٹی سی عمر میں خیالات کی پختگی اعجاز سے کم نہیں (-) اور اسی سے ظاہر ہو سکتا ہے کہ (آپ) کی تربیت کا جوہر کس درجہ کمال پر پہنچا ہوا ہے۔ آپ نے روحانی کمالات پر عجیب طرز سے بحث کی ہے۔"

(سوانح فضل عمر جلد اول)

○○○

جماعت کی صحیح تربیت کی طرف توجہ دیں

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

ہمارے سامنے اتنا عظیم الشان کام ہے جتنا آج تک کسی قوم کا نہیں ہوا۔ ہماری جو منزل مقصود ہے وہ اتنی دور ہے جتنی اور کسی کی نہیں اور ہماری جو تمنا ہے وہ اتنی اعلیٰ ارفع اور اتنی بلند ہے جتنی اور کسی کی نہیں۔ پس اگر اتنے عظیم الشان کام کے لئے ہم خاص تیاری نہ کریں۔ اتنی لمبی اور اتنی دور کی منزل مقصود کے لئے سستی سے قدم اٹھائیں' اتنے بڑے مقصد اور مدعا کے لئے پوری ہمت سے کام نہ لیں تو سمجھ لو کیسے خطرناک نتائج نکل سکتے ہیں۔ پس میں تمام جماعتوں سے کہتا ہوں کہ جماعت کی صحیح تربیت کی طرف پوری پوری توجہ دیں۔

خدمت دین

○ خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے اکثر مخلصین دیگر مخلصین کی نمایاں مالی قربانیوں کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ کاش ہمیں بھی ایسی ہی توفیق نصیب ہو۔ ایسے مخلصین حضرت امام جماعت الثانی عمر کے حسب ذیل ارشادات کی تعمیل کر کے اعلیٰ سے اعلیٰ مقام حاصل کر سکتے ہیں۔ تحریک جدید کے مطالبہ "سادہ زندگی" کی یہی غرض و غایت ہے۔ فرمایا۔

"اگر ایک مکان بنانے والے کو اپنے حالات بدلنے پڑتے ہیں۔ اگر شادی بیاہ کرنے والے کو اپنے حالات بدلنے پڑتے ہیں...... تو وہ قوم جس کی ذمہ ساری دنیا کی روحانی فتح ہے اور جس نے دنیا کو بدل کر ایک نئے رنگ میں ڈھالنا ہے۔ اس کے لئے اپنے حالات میں کتنے بڑے تغیر اور کتنی عظیم الشان تبدیلی کی ضرورت ہے"

(مطالبات تحریک جدید ص 173)

تحریک جدید کے اس مطالبہ سادہ زندگی کو اپنا کر قربانیوں کے میدان میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام حاصل کرنے کی سعی بلیغ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ عالم

مولانا غلام باری سیف

حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ

جنہوں نے ایمان افروز اشعار پڑھتے ہوئے گردن کٹوائی

حضرت خبیبؓ بن عدی بن مالک بن عامر انصار کے اوس قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ بدر میں بھی شریک تھے۔ حارث بن عامر کو انہوں نے ہی قتل کیا تھا کینہ دشمن جب کھلے بندوں مقابلہ نہیں کر سکتا تو دھوکے اور فریب سے کام لیتا ہے۔ چنانچہ بنولحیان نے اپنے رئیس سفیان ہذلی کے قتل کے بدلہ کے لئے یہ سکیم بنائی کہ مسلمانوں کو دھوکے سے قتل کیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے قبیلہ عضل اور قارہ کو اس غرض کے لئے ساتھ ملایا۔ اور انہیں کہا کہ تم کسی طرح مسلمانوں کو مدینہ سے باہر نکالو۔ پھر ہم ان پر چھپ کر حملہ کر دیں گے۔

چنانچہ 4ھ میں عضل اور قارہ قبیلہ کا ایک وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ میں حاضر ہوا' اور عرض کی کہ ہمارے قبیلہ کے بہت سے لوگ اسلام کی طرف مائل ہیں۔ ہمارے ساتھ آپ کچھ ایسے آدمی روانہ فرمائیں جو ہمیں اسلام کی تعلیم سے روشناس کرائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی (80) صحابہ کو عاصم بن ثابت کی قیادت میں ان کے ساتھ روانہ فرما دیا۔

ایک روایت میں ہے کہ امیر مرثد بن ابی مرثد تھے جب یہ وفد ہذیل قبیلہ کی آبادی کے قریب رجیع کے مقام پر پہنچا تو عضل اور قارہ قبیلہ نے سکیم کے ماتحت ہذیل قبیلہ کو جو کہ بنولحیان کا ہی ایک حصہ ہیں خبر بھجوا دی۔ چنانچہ انہوں نے ان کو عسفان اور مکہ کے درمیان آلیا۔ اس واقعہ کو غزوۃ الرجیع یا سریہ مرثد بھی کہتے ہیں۔ ہذیل قبیلہ کی جگہ کی نسبت سے اسے غزوۃ الرجیع کہتے ہیں اور مرثد کی عمارت کے تعلق سے سریہ مرثد بھی کہتے ہیں۔ چنانچہ ابن سعد نے مؤخرالذکر کے نام سے ہی عنوان قائم کیا ہے۔ ایک اور غلط فہمی کا ازالہ بھی یہاں کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے' اور وہ یہ ہے کہ معونہ کا واقعہ اور غزوۃ الرجیع کا واقعہ چونکہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے ایک ہی قسم کا واقعہ ہے۔ اس لئے بعض نے ان دونوں واقعات کو ایک ہی شمار کیا ہے۔ حالانکہ معونہ میں ستر قاری شہید ہوئے تھے اور وہ رعل اور ذکوان قبیلہ سے متعلق ہے جو بنی سلیم کے قبیلے تھے۔ اور یہ تین ہجری کے اخیر میں ہوا ہے جب کہ غزوہ الرجیع چار ہجری کے آغاز میں واقع ہوا ہے۔

بہرحال سوچی سمجھی سکیم کے ماتحت بنولحیان کے دوصد آدمی ان کے تعاقب میں روانہ ہوئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کو پتہ چلا تو بعض ٹیلوں میں چھپ گئے۔ ہذیل قبیلہ کی ایک عورت بکریاں چرا رہی تھی۔ اس نے کھجور کی گٹھلیوں سے پہچان لیا کہ یہ گٹھلیاں مدینہ کی کھجوروں کی ہیں۔ کیونکہ یہ چھوٹی گٹھلی ہے۔ لہٰذا یہیں کہیں وہ چھپے بیٹھے ہیں۔ چنانچہ اس نے قبیلہ کو آواز دے کر بلایا ان دوصد آدمیوں میں سے جن میں 100 تو تیرانداز تھے ٹیلہ کا احاطہ کر لیا۔ مسلمانوں نے جب یہ حالت دیکھی تو مقابلہ کے لئے تیار ہو گئے۔ کفار نے جن کی تعداد دوصد کے قریب تھی آوازیں دیں کہ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہم تم میں سے ایک آدمی کو بھی قتل نہیں کریں گے تم ٹیلے سے نیچے اتر آؤ۔ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے تو مشرک کے وعدہ پر اعتبار نہیں' میں تو نیچے نہیں اتروں گا۔ چنانچہ انہوں نے مقابلہ کی ٹھان لی۔ اور مقابلہ کرتے ہوئے ان کے تیروں سے شہید ہو گئے۔

دس میں سے جو تین یعنی حضرت خبیب بن عدی' حضرت زید بن دثنہ اور حضرت عبداللہ بن طارق زندہ رہ گئے تو پھر کفار نے کہا کہ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہم تمہیں قتل نہیں کریں گے تم نیچے اتر آؤ۔ چنانچہ تینوں انکے عہدوپیمان پر اعتبار کرتے ہوئے نیچے اتر آئے۔ جونہی یہ نیچے اترے۔ مشرکین نے ان کی مشکیں کس دیں۔ حضرت عبداللہؓ بن طارق نے جب اس بدعہدی کو دیکھا تو یہ کہا کہ یہ پہلی عہد شکنی ہے۔ میں تو ان کے ساتھ ہرگز نہیں جاؤں گا۔ انہوں نے زدوکوب کیا' گھسیٹا لیکن یہ اپنی جگہ سے نہ ہلے۔ چنانچہ مشرکین نے انہیں قتل کر دیا۔ ان کی قبر مرّالظہران کے مقام پر ہے۔ انہیں اس جگہ قتل کیا گیا۔ اور باقی دو یعنی حضرت خبیب رضی اللہ عنہ بن عدی اور زیدؓ بن دثنہ کو اپنے ساتھ لے گئے۔

حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن عقبہ بن ابی معیط کو قتل کیا یہ وہ بدبخت تھا جسے حدیث بخاری میں اشقی القلوب کے لقب سے پکارا گیا ہے۔ یعنی قوم میں سے سب سے زیادہ بدبخت۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے سایہ میں نماز پڑھ رہے تھے اور کفار کھڑے تمسخر اڑا رہے تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں تھے تو انہوں نے کہا کہ فلاں کی اونٹنی نے آج ہی بچہ دیا ہے۔ کوئی ہے جو اس کی بچہ دانی لائے اور اس پر ڈال دے' اس پر اس بدبخت نے اونٹنی کی بچہ دانی لا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ڈال دی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور انہوں نے یہ گند ہٹا دیا۔

(بخاری جزو ثانی فی باب مالقی النبی صلعم من المشرکین)

اسی طرح احد کے دن سلافہ بنت سعد بن شہید کے دو بیٹوں مسافع اور جلاس کو حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا۔ اس لئے سلافہ نے نذر مانی ہوئی تھی کہ میں عاصم رضی اللہ عنہ کی کھوپڑی میں شراب پیوں گی۔ چنانچہ اس نے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کا سر لینا چاہا۔ لیکن اللہ تعالیٰ بھڑوں کے ایک چھتہ کے ذریعہ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کی لاش کی حفاظت کرتا ہے۔ اور سلافہ اس مقصد میں کامیاب نہ ہو سکی۔

مکہ پہنچ کر حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو تو عقبہ بن حارث بن عامر نے خرید لیا تاکہ اپنے باپ کا بدلہ لے سکے۔ جو بدر کے دن خبیب رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں قتل ہوا تھا۔ بعض روایات میں یہ بھی آتا ہے کہ حجیر بن ابی اہاب التیمی نے خریدا تھا اور یہ حارث بن عامر کے حلیف تھے اور بعض روایات میں آیا ہے کہ چھ سات آدمیوں نے مل کر خریدا تھا اور یہ سارے وہ تھے جن کے آباء بدر میں مارے گئے تھے۔ (اصابہ)

اور حضرت زید کو صفوان بن امیہ نے خرید لیا تھا تاکہ اپنے مقتولین کا بدلہ لے سکیں۔

(فتح الباری باب غزوۃ الرجیع)

حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو بنو حارث نے خرید کر کچھ عرصہ ماریہ کے گھر میں قید رکھا اور زینب بنت حارث کے سپرد ان کی نگرانی کی۔ شروع میں تو ان سے سلوک بھی برا کرتے رہے۔ لیکن بالآخر ماریہ کی ہی توجہ دلانے پر ان سے بہتر سلوک کیا۔ ماریہ کہتی ہیں کہ خدا کی قسم میں نے خبیب رضی اللہ عنہ بن عدی سے بہتر کوئی بھی قیدی نہ دیکھا وہ ہماری قید میں تھا اور مکہ میں انگور کا موسم بھی نہ تھا۔ لیکن میں نے دیکھا کہ ہاتھ میں انگور کا گچھا لیکر کھا رہا تھا۔ یقیناً خدائی رزق تھا۔ جو اسے اللہ نے دیا تھا۔

ایک روایت میں ماریہ کے اسلام قبول کرنے کا بھی ذکر آتا ہے۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے اسے تین باتوں کی تاکید کی تھی۔ ایک تو میٹھا پانی پینے کے لئے انہیں دیا کرے۔ دوسرے انہیں ایسی چیز ہرگز نہ کھلائی جائے جو بتوں کے نام پر ذبح کی ہو۔ تیسرے ان کے قتل سے پہلے انہیں اطلاع کر دینا۔ اسی قید خانہ میں ایک دن انہوں نے اپنی نگرانی سے استرا طلب کیا۔ استرا ان کے ہاتھ میں تھا کہ زینب کا بچہ کھیلتے کھیلتے ان کے پاس چلا گیا۔ انہوں نے بچہ کو پیار سے اپنی ران پر لٹا لیا۔ بچہ کی ماں کو کچھ دیر کے بعد خیال آیا تو دیکھا کہ بچہ خبیب رضی اللہ عنہ کے پاس ہے اور ان کے ہاتھوں میں استرا ہے وہ شدید گھبرائیں۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے اس پر گھبراہٹ کے آثار دیکھے تو فرمایا۔

(-) "کیا تم ڈرتی ہو کہ میں اسے قتل کر دونگا" ۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ مسلمان کے اخلاق سے یہ بعید ہے۔ ایک وہ ہیں کہ انہیں دھوکے سے قید کرتے ہیں ان کے ساتھیوں کو دھوکے سے قتل کرتے ہیں ان کے قتل کی تیاری ہو رہی ہے۔ ان کے ضابطہ اخلاق میں یہ سب کچھ روا ہے بلکہ وہاں کچھ ضابطہ تھا ہی کہاں۔ اور ایک یہ ہیں کہ فرمایا کہ میرے اخلاق مجھے اس بات کی اجازت نہیں دیتے۔ خیر جب اشہر حرم گزر گئے تو انہیں قتل کرنے کے لئے حرم سے باہر تنعیم کے مقام پر لے گئے جب پھانسی دینے لگے تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے کہا "مجھے دو رکعت نماز پڑھ لینے دو"۔

سبحان اللہ خبیب رضی اللہ عنہ کو پھانسی کے سایہ میں خدا کے حضور سجدہ ریز ہونے میں کیا لطف آیا ہوگا' شاید انہیں مواقع کے لئے کسی نے کہا ہے۔

وضو خون سے نہ ہو جب تک نہیں ہوتا روا سجدہ
یہاں سر کٹ کے گرتا ہے تو ہوتا ہے روا سجدہ

یہ جدائی کوئی عذاب نہیں
تو بعید از خیال و خواب نہیں

کچھ خبر میرے فکر کی بھی لو
کہ عمل میرا کُل حساب نہیں

جو نظر آنکھ کو نہیں آتا
ہائے اس حسن کا جواب نہیں

انتخابوں میں انتخاب ہے تو
گرچہ تو میرا انتخاب نہیں

یہ جہاں پردہ دار ہے تب تک
جب تلک درد بے نقاب نہیں

حاکم وقت چاہتا ہوگا
کوئی کہہ دے نہیں جناب نہیں

آصف محمود باسط

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمود مجیب اصغر

پاکستان کی پہلی موٹروے کی سیر

لاہور اسلام آباد موٹروے پاکستان کی پہلی موٹروے ہے (جسے M-2 کہتے ہیں) اس موٹروے کا افتتاح وزیراعظم پاکستان جناب میاں محمد نواز شریف صاحب نے 26 نومبر 1997ء کو کیا ہفتہ عشرہ تک موٹروے Toll Free رہی اور اس کے بعد Toll لگا دیا گیا اس موٹروے سے ملک اور عوام کو کئی فوائد حاصل ہو رہے ہیں لاہور سے اسلام آباد تک کا سفر صرف تین چار گھنٹے میں طے ہو جاتا ہے اور اس طرح سامان بھی بآسانی اور جلد پہنچنے کی سہولت حاصل ہو گئی ہے۔ Interchanges کے ذریعے موٹروے کو اسلام آباد سے لاہور تک تمام اہم سڑکوں سے ملا دیا گیا ہے اس لئے ہر اس شخص کو اسلام آباد اور لاہور یا ان درمیانی علاقوں میں پہنچنے کی کم وقت میں سہولت ہو گئی ہے اگر کوئی کسی درمیانی علاقے سے موٹروے پر آنا چاہے تو وہ بھی آ کر اور موٹروے استعمال کر کے اپنے سفر کو آسان بنا سکتا ہے اور جلد از جلد مقام مقصود تک پہنچ سکتا ہے۔

پہلے اسلام آباد سے ربوہ تک کم از کم آٹھ گھنٹے لگتے تھے لیکن اب موٹروے کے ذریعے اپنی ٹرانسپورٹ پر یہ سفر کم ہو کر صرف چار گھنٹے رہ گیا ہے اسی طرح ربوہ سے لاہور یا لاہور سے ربوہ تین چار گھنٹے لگتے تھے اب موٹروے کے ذریعے اس سفر میں بھی ایک ڈیڑھ گھنٹہ بچ جاتا ہے زیادہ آسان رستہ جس کے ذریعے ربوہ پہنچا جا سکتا ہے وہ موٹروے پر پنڈی بھٹیاں کا انٹر چینج (INTER CHANGE) ہے جہاں سے ربوہ تک کا سفر بذریعہ چنیوٹ تقریباً ایک گھنٹہ لیتا ہے (بشرطیکہ چناب کے پل پر ٹریفک منجمد (TRAFFIC JAM) نہ ہو لاہور سے موٹر وے پر چڑھنے کے لئے ٹھوکر نیاز بیگ (لاہور بائی پاس) کے قریب سے یا بند روڈ سے رستہ ہے۔ دریائے راوی سے پہلے ایک شاندار اور خوبصورت INTERCHANGE ہے جس کے بعد دریائے راوی کا نیا پل ہے۔ جو بابو سابو BABU SABU کے نام سے موسوم ہے۔ موٹر وے کا ZERO POINT راوی کے اس پل کے بعد شروع ہوتا ہے اگر آپ لاہور۔ راولپنڈی G-T-ROAD (جسے N5 کہتے ہیں) پر سے موٹر وے پر چڑھنا چاہیں تو پہلا INTERCHANGE نویں کلومیٹر پر ہے اس سے آگے والا لاہور لنک INTERCHANGE کلومیٹر 29 پر ہے 46 کلومیٹر پر جو INTERCHANGE ہے اسے شیخوپورہ انٹر چینج کہتے ہیں۔ وہاں سے آپ شیخوپورہ (آگے فیصل آباد) اور دوسری طرف گوجرانوالہ تک جا سکتے ہیں۔ یا آ سکتے ہیں کلومیٹر 102 پر پنڈی بھٹیاں والا INTERCHANGE ہے جہاں ایک طرف حافظ آباد۔ گوجرانوالہ اور دوسری طرف چنیوٹ ربوہ سرگودھا، فیصل آباد تک آنے جانے کی سہولت ہے۔ دریائے چناب کو عبور کرنے کے بعد کوٹ مومن والا INTERCHANGE کلومیٹر 145 پر واقع ہے۔ جہاں سے ایک طرف کوٹ مومن۔ سرگودھا اور دوسری طرف پھالیہ گجرات تک آنے جانے کا انتظام ہے۔ اس سے تھوڑا آگے سالم چوک کا INTERCHANGE کلومیٹر 159 پر واقع ہے۔ جہاں سے بھلوال بھیرہ سرگودھا اور دوسری طرف رسول کھاریاں تک آنے جانے کی سہولت ہے۔ دریائے جہلم سے تھوڑا پہلے کلومیٹر 180 پر بھیرہ کے نام سے دونوں طرف ریسٹ ایریا ہے۔ اور چونکہ یہ جگہ موٹروے پر اسلام آباد لاہور کے درمیان میں ہے اس لئے اکثر گاڑیاں یہاں ضرور رکتی ہیں۔ پٹرول / ڈیزل بھی لے سکتی ہیں اور چائے وغیرہ کا بھی انتظام ہے۔ اس کے بعد آپ دریائے جہلم کا پل پار کرتے ہیں اور یہاں کلومیٹر 196 پر للہ (LILA) کا INTERCHANGE ہے جو پنڈ دادن خان اور جہلم کے لئے بنایا گیا ہے۔ آگے کلومیٹر 224 پر کلر کہار INTERCHANGE ہے جہاں سے ایک طرف آپ خوشاب اور تلہ گنگ تک اور دوسری طرف چکوال تک آ جا سکتے ہیں۔ کلومیٹر 248 پر بلکسر کا INTERCHANGE ہے جہاں سے ایک طرف تلہ گنگ میانوالی کی طرف اور دوسری طرف چکوال بلکہ سوہاوا، مندرا تک آنے جانے کی سہولت ہے۔ موٹروے کا اسلام آباد END پر آخری INTERCHANGE چکری کے مقام پر ہے جو موٹروے کا کلومیٹر نمبر 299 ہے۔ یہاں سے نکل کر آپ ایک طرف راولپنڈی اور دوسری طرف پنڈی گھیپ / فتح جنگ تک آ جا سکتے ہیں۔ اسلام آباد END پر کلومیٹر 333 پر موٹر وے ختم ہو جاتی ہے جہاں اسلام آباد END پر TOLL PLAZA ہے لاہور END کا TOLL PLAZA شیخوپورہ INTERCHANGE سے کچھ آگے لاہور کی طرف ہے۔ ہر INTERCHANGE پر آنے جانے کے لئے دونوں طرف TOOL BOOTHS ہیں موٹروے پر کل 18 TOOL PLAZAS ہیں اسی طرح INTERCHANGES کی کل تعداد 13 ہے۔ ان 13 INTERCHANGES میں لاہور میں شاہ پور (0 کلومیٹر) موٹروے کا آخری پوائنٹ (350 کلومیٹر) اور کوکا کولا فیکٹری (G.T.ROAD) کے زیر تعمیر INTERCHANGES بھی شامل ہیں گویا اس طرح موٹروے کی کل لمبائی 350 کلومیٹر بن جاتی ہے۔

موٹر وے کا پہاڑی حصہ (جسے SALT RANGE کہتے ہیں) تقریباً 7 کلومیٹر پر مشتمل ہے وہاں موڑ خطرناک ہیں اس لئے رفتار کی حد بندی کر کے عام طور پر موٹروے پر رفتار 100 کلومیٹر فی گھنٹہ کو نصف کر کے 50 کلومیٹر فی گھنٹہ کر دیا ہے۔ (ممکن ہے اسے مزید کم کر کے 40 کلومیٹر فی گھنٹہ کر دیا جائے) تاہم موٹروے کے اس سیکشن میں کئی اور تدابیر بھی ہوتی ہوئی نظر آ رہی ہیں۔ موٹر وے (333 کلومیٹر) چھ LANES پر مشتمل ہے۔ تین ایک طرف اور تین دوسری طرف درمیان میں کنکریٹ کے نیوجرسی BARRIERS لگائے گئے ہیں۔ لاہور بائی پاس 17 کلومیٹر بھی چھ LANES پر مشتمل ہے۔ تاہم لاہور لنک روڈ (7.5 کلومیٹر اور اسلام آباد لنک روڈ 8.5 کلومیٹر چار چار LANES پر مشتمل ہے یعنی دو جانے کے لئے اور دو آنے کے لئے)۔ موٹروے پر FLYOVER کی تعداد 36 ہے جن میں سے بعض کی APPROACHES پر ابھی کام ہوتا نظر آ رہا ہے۔ SUB-WAYS اور UNDERPASSES کی تعداد غالباً 190 ہے۔ چار ریلوے OVERHEAD BRIDGES ہیں اور پانچ MAJOR RIVER BRIDGES ہیں دوسرے BRIDGES کی تعداد 97 ہے جس پوائنٹ سے آپ موٹروے پر نزول فرماتے ہیں وہاں TOLL PLAZA میں کمپیوٹر پر بیٹھا ہوا شخص آپ کو کمپیوٹر کارڈ دے گا جس پر آپ کی گاڑی کا نمبر وغیرہ درج ہو گا جس مقام سے آپ موٹر وے سے نکلیں گے وہاں پر TOLL PLAZA میں بیٹھا ہوا شخص آپ کا کارڈ کمپیوٹر میں سے گذارے گا اور اس کے ذریعے اس کو معلوم ہو جائے گا کہ آپ نے موٹر وے کا کتنا حصہ استعمال کیا ہے۔ اور آپکو اتنی رقم ادا کرنی پڑے گی۔ لگتا ہے کہ ابھی سسٹم پوری طرح متحرک نہیں ہوا اس لئے اکثر TOLL PLAZAS پر کمپیوٹر کی جگہ ہاتھ سے لکھی ہوئی رسیدیں ملتی ہیں۔ موٹر وے کے دونوں طرف FENCE لگی ہوئی ہے تاکہ کوئی ANIMAL داخل نہ ہو سکے (پھر بھی بعض کتے اور بلیاں موٹروے پر آ کر حادثوں کا شکار ہو جاتے ہیں)

موٹروے پر سروس AREAS ابھی بن رہے ہیں۔ تاہم موٹر وے کے تقریباً سنٹر میں بھیرہ SERVICE AREA تیزی سے بہتر ہو رہا ہے۔ گاڑی میں تیل ڈالنے کے علاوہ TOILETS اور چائے کھانے کی سہولت بھی حاصل ہو چکی ہے۔ گاڑی کے ٹائر کو پنکچر لگانے کا بھی غالباً انتظام ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ TOLL PLAZAS پر بجلی کی سپلائی کا انتظام ابھی تک تسلی بخش حد تک نہیں ہوا۔ اسی طرح WARNING SIGNS بھی مزید لگنے والے ہیں اور جو لگ چکے ہیں انہیں IMPROVE کرنے کی ضرورت ہے۔

SAFETY کے نقطہ نظر سے SALT RANGE میں ابھی خاطر خواہ کام ہونے والا ہے۔ دو موڑوں (TURNS) کے درمیان عموماً سیدھا ٹکڑا بھی ہوتا ہے۔ جسے TRANSITION کہتے ہیں لیکن یہاں اس کا خیال نہیں رکھا گیا۔ تاہم جہاں موٹروے سے ایک تبدیلی پیدا ہوئی ہے وہاں ابھی اسے UPGRADE کرنے کی کافی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ توقع ہے کہ ان خطوط پر ابھی کام ہو رہا ہو گا۔ SAFETY کے پیش نظر موٹر وے ENTRY POINT پر ڈرائیور کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ بس اور ٹرک پہلی LANE میں اور کاریں وغیرہ دوسری LANE میں چلائیں اور OVERTAKE کی صورت میں تیسری LANE استعمال کریں۔ اس پر عمل کرنا چاہئے حد رفتار SPEED LIMIT کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ HAZARDOUS SECTION میں رفتار کی حد کا خیال رکھنا اشد ضروری ہے۔ جہاں رفتار کم کرنی ہو وہاں TRAFFIC SIGNS آ جاتے ہیں۔ اسی کے مطابق رفتار کم کرنے کے نتیجہ میں بہت سے خطرات پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ خطرناک موڑوں پر رفتار کی حد بندی کے لئے انگلش اور اردو دونوں میں سے جو WARNING SIGNS پڑھ سکیں ضرور پڑھیں۔ اور عمل کریں ممکن ہے اردو اور انگلش کے WARNING SIGNS کو فاصلے فاصلے پر لگا دیا جائے تاکہ زیادہ مؤثر ہو سکیں جہاں تین سے دو یا دو سے تین LANES میں MERGING ہوتی ہے وہاں بھی حفاظت کے نقطہ نگاہ سے سنبھل کر چلنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ نیز یہ کہ دی ہوئی حد رفتار کی پابندی کی جائے

نوٹ: مضمون میں کلومیٹر اندازے سے دیئے ہوئے ہیں ممکن ہے بعض میں کچھ فرق ہو۔

پہاڑ سرد کیوں ہوتے ہیں؟

کم بلندی پر ہمیشہ آب و ہوا کثیف ہوتی ہے جبکہ بلندی کی طرف جائیں تو آب و ہوا نسبتاً ہلکی ہوتی جاتی ہے اور ہوا کا دباؤ کم ہو جاتا ہے درجہ حرارت کی تبدیلی بلندی کے ساتھ ساتھ ہوتی ہے کیونکہ ہلکی آب و ہوا سورج کی حرارت کو جذب کرنے کی کم صلاحیت رکھتی ہے عموماً ہر ایک ہزار میٹر کی بلندی پر درجہ حرارت میں 6.4 سنٹی گریڈ کی کمی ہو جاتی ہے بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ ہوا کا کوئی ایک بڑا ٹکڑا بلند ہو جاتا ہے یہ ٹکڑا ہوا کے دیگر درجہ حرارت سے مختلف ہوتا ہے اس ٹکڑے کے اندر بھی درجہ حرارت الگ الگ ہو سکتے ہیں۔

لطائف

ایک سیاسی رہنما استقبالیہ میں مدعو تھے ایک مزاحیہ فنکار حاضرین کو لطیفے سنا رہا تھا حاضرین چائے پی رہے تھے اور گپ شپ میں مصروف تھے۔

اچانک میزبان نے جھک کر صاحب صدر سے سرگوشی کے انداز میں کہا۔ "کیا خیال ہے لوگوں کو کچھ دیر لطف اندوز ہونے دیا جائے یا آپ کی تقریر شروع کروائی جائے۔

○ دو پاگل آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ پہلا "تم انگلینڈ سے کب آئے ہو؟"

دوسرا "پندرہ 15۔ تاریخ کو۔"

پہلا (حیرانی سے) "لیکن آج تو تیرہ 13 تاریخ ہے۔"

دوسرا "مجھے ذرا جلدی تھی اس لئے دو 2 دن پہلے آ گیا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سگریٹ نوشی کے قریب رہنے والے فکر کریں

Passive Smoking کے خلاف مہم

سگریٹ نوشی کے خلاف مہم تو عرصہ سے تمام دنیا میں چلائی جا رہی ہے لیکن passive Smoking کی اصطلاح پہلے کبھی نہیں سنی گئی تھی لیکن اب اس کے برے اثرات بھی واضح ہو گئے ہیں۔ اور اس کے خلاف بھی اسی زور شور سے احتجاج کیا جا رہا ہے۔ Passive Smoking سے مراد یہ ہے کہ سگریٹ پینے والے جو دھواں اپنے ارد گرد پھیلاتے ہیں اس کا اثر نزدیک بیٹھنے والوں یا رہنے والوں پر بھی انتہائی برا ہوتا ہے اور وہ بھی مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ اس لئے سگریٹ پینے والوں کو بھی اس بات کا احساس دلایا جانا چاہئے کہ وہ سگریٹ پینے کے لئے علیحدہ مقام کا انتخاب کرلیا کریں۔

تازہ ترین تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ سگریٹ نوشی کرنے والے مردوں سے شادی کرنے والی ان عورتوں میں جو حالانکہ سگریٹ نہیں پیتیں ان عورتوں کی نسبت شرح اموات 20 فیصد زیادہ ہے جن کے شوہر سگریٹ نہیں پیتے۔

امریکہ کی کینسر سوسائٹی کی ایک تحقیق کے مطابق نہ صرف سگریٹ نوش مردوں کی سگریٹ نہ پینے والی بیویوں کو پھیپھڑوں کا کینسر ہو جاتا ہے۔ بلکہ سگریٹ نوش افراد کے قریب رہنے والے تمام لوگوں کے پھیپھڑے بھی متاثر ہوتے ہیں۔ تحقیق میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ بعض اوقات سگریٹ پینے والے افراد کی نسبت ان کے قریب بیٹھنے والے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔

منزا احمد چوہدری

پشاور میوزیم کی سَیر

اگر آپ کو پشاور میوزیم کی سیر کرنے کا اتفاق ہو تو وہاں آپ کو حضرت بدھ علیہ السلام کے ماننے والوں کی پتھروں سے تراشی ہوئی سینکڑوں یادگاریں نظر آئیں گی۔ ان میں سے بعض ایسی ہیں جو ہمارے لئے دلچسپی کا باعث ہیں۔

سب سے دلچسپ چیز حضرت بدھ کا گھنگریالے بالوں والا مجسمہ ہے۔ اور غالباً پشاور میوزیم کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس میں حضرت بدھ کے گھنگریالے بالوں والے مجسّمے موجود ہیں۔ اور جس سر کے مجسّمے کی تصویر ساتھ منسلک ہے یہ تو ماہرین کے لئے نہایت حیرانی اور دلچسپی کا باعث ہے اور ایک معمے کی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ یہ بدھ کے عمومی امیج کے خلاف ہے۔

یقیناً آپ کا ذہن بھی اس حدیث کی طرف گیا ہو گا جس میں "مسیح موسوی" کا حلیہ بیان کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ "آپ کے بال گھنگریالے تھے"۔ ایک اور چیز جو آپ کو پشاور اور چکدرہ میوزیم میں نظر آئے گی وہ حضرت بدھ کی پیدائش کے منظر پر مشتمل کتبات ہیں۔ ان میں آپ کی والدہ کو ایک درخت کی شاخ کا سہارا لئے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ لیکن زیادہ قرین قیاس یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا آپ اس کو ہلا رہی ہیں۔

دوسری اہم بات اس تصویر میں یہ ہے کہ آپ کی بہن کو بھی ساتھ دکھایا گیا ہے۔ عیسائی لٹریچر میں اس بات کا حوالہ عام ملتا ہے کہ حضرت مریم مسیح کی پیدائش سے قبل اپنی بہن کے ہاں تشریف لے گئی تھیں۔

کلام الٰہی کے اسلوب سے معلوم ہوتا ہے کہ پیدائش مسیح کے وقت حضرت مریم تنہا تھیں۔ تاہم عیسائی لٹریچر ایک اور عورت کی موجودگی کے بارے میں بتاتا ہے۔ پیدائش کے یہ مناظر بدھ اور عیسائی لٹریچر کے ارتباط پر ایک دلیل ہیں۔

ooo

ابو الفضل آئین اکبری میں لکھتا ہے:۔

"(بدھ)..... بنارس اور راجگر اور دیگر پرستش گاہوں میں کچھ عرصہ مقیم رہے اور دنیا کی سیاحت کے بعد کشمیر میں وارد ہوئے۔ اکثر ہندی اور اہل بنادر و کشمیر اور تبت خطے کے باشندے بودھ مذہب پر مائل ہو گئے۔ اور موجودہ زمانہ تک جو کہ سال چہلم ابھی ہے زمانہ بودھ وفات سے دو ہزار نو سو باسٹھ سال گزر چکے ہیں۔ یہ نفس پر قادر اور صاحب خارق عادات تھے۔ بودھ نے ایک سو بیس سال عمر پائی۔ فارس و عرب کے ذی علم افراد اس مذہب کو بخشی کہتے ہیں۔ (ابو الفضل آئین اکبری صفحہ 183)

حضرت عیسیٰ کی عمر بھی احادیث میں 120 برس بیان ہوئی ہے۔

ooo

o

تشنہ لب گاؤں میں ہمارے لوگ
چاہیں ہر شہر میں فوارے لوگ

جن پہ دشمن نہ پا سکا قابو
اپنے اندر سے ہیں وہ ہارے لوگ

منہ سے کہتے نہیں ہیں کچھ لیکن
چُپ کے دل پر چلائیں آرے لوگ

دُور ملکوں سے لَوٹ آتا ہوں
یاد آتے ہیں جب بھی پیارے لوگ

مطمئن ہے ضمیر جب اپنا
جو بھی فرمائیں میرے بارے لوگ

عمر ساری گذار دیتے ہیں
ایک امّید کے سہارے لوگ

دیکھتے ہو فلک پہ کیا خورشید
ہیں زمیں پر بھی چاند تارے لوگ

مبشر خورشید

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 31479 میں شازیہ راشد بنت شمس الدین پیشہ ملازمت عمر 33 سال بیعت 90-3-3 ساکن ترکی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 92-1-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ سونا وزنی یکصد ساٹھ گرام مالیتی بیس ملین آٹھ لاکھ ٹرکش لیرا اور حق مہر وصول شدہ نو صد پونڈ اس وقت مجھے مبلغ چار ملین ٹرکش لیرا ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شازیہ راشد ترکی گواہ شد نمبر1 محمد احمد راشد وصیت نمبر 24623 خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر2 Semsetin Acikel ترکی۔

مسل نمبر 31480 میں سہیل سعید ولد محمد سعید قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 97-8-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 3000 ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ 98-1-1 سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سہیل سعید مانٹریال کینیڈا گواہ شد نمبر1 محمد سعید وصیت نمبر 10275 گواہ شد نمبر2 اسامہ سعید وصیت نمبر 28840۔

مسل نمبر 31481 میں محمد امیر قریشی پٹیالوی ولد محمد افضل قریشی قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر 63 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو سمن آباد لاہور حال کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 97-7-13 میں وصیت کرتا ہوں کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان نمبر 214 نیو سمن آباد لاہور مالیتی۔/1300000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/3700 روپے + 845 کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت پنشن + سوشل ویلفیئر از حکومت کینیڈا مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد امیر قریشی پٹیالوی کینیڈا گواہ شد نمبر1 اسامہ سعید وصیت نمبر 28840 گواہ شد نمبر2 محمد سعید وصیت نمبر 10275۔

مسل نمبر 31482 میں صفیہ امیر قریشی زوجہ محمد امیر قریشی قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 214 نیو سمن آباد لاہور حال کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-7-13 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر۔/2500 روپے اور زیورات طلائی متفرق زیور وزنی 18 تولہ 22 کیرٹ سونا مالیتی۔/3060 کینیڈین ڈالر اس وقت مجھے مبلغ۔/150 کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ صفیہ امیر قریشی کینیڈا گواہ شد نمبر1 محمد امیر قریشی خاوند موصیہ مسل نمبر 31481 گواہ شد نمبر 2 اسامہ سعید وصیت نمبر 28840۔

زیارت ربوہ واقفین نو

○ مورخہ یکم مارچ 1997ء کو واقفین نو چک نمبر 20 ضلع منڈی بہاؤالدین کا ایک وفد مکرم محمد یعقوب بھٹی صاحب (مربی سلسلہ) اور مکرم محمد رفیق صاحب (صدر جماعت) کے ہمراہ زیارت کے لئے ربوہ پہنچا اس وفد میں 14 بچے اور 4 دیگر مرد احباب شامل تھے۔ وفد نے ربوہ میں مختلف دفاتر دیکھے اور بزرگان سلسلہ سے ملاقات کی۔ مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم اے وکیل وقف نو سے بھی ملاقات کی۔ آپ نے قیمتی نصائح سے نوازا۔ بچوں کا طبی معائنہ مکرمہ ڈاکٹر بشریٰ ناہید صاحبہ نے اپنے کلینک "ایاز کلینک" واقع دارالرحمت غربی میں کیا مکرم رشید ایاز صاحب نے طبی معائنہ کے بعد بچوں کو نئی ایکسرے مشین دکھائی۔ مورخہ 3- مارچ بروز منگل وفد ربوہ کی نیک یادیں سمیٹتے ہوئے واپس روانہ ہوا۔

(وکالت وقف نو)

جنازہ حاضر و غائب

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے بیت الفضل لندن میں مورخہ 98-2-25 کو درج ذیل جنازہ حاضر و غائب پڑھائے۔

جنازہ حاضر۔

اہلیہ مکرم عبدالرشید قریشی صاحب دفتر وکیل المال لندن

جنازہ غائب۔

مکرم اکبر اقبال صاحب واقف زندگی۔ وفات 15- فروری بمقام یوگنڈا

سانحہ ارتحال

○ افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم عبدالستار صاحب طاہر کمپوزنگ سنٹر لاہور انتقال کر گئے ہیں۔ ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم صفی الرحمان خورشید صاحب مینیجر نصرت آرٹ پریس ربوہ کی ہمشیرہ محترمہ امتہ النصیر صاحبہ جرمنی میں وفات پا گئی ہیں۔ ان کا جنازہ 16- مارچ بروز منگل 11- بجے دن احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں ادا کیا جائے گا۔

محترم صدر صاحب عمومی قادیان کے ساتھ ایک شام

○ بزم حسن بیاں دارالصدر شمالی حلقہ (ب) کے زیر اہتمام مورخہ 17- فروری 1998ء کو محترم رشیدالدین پاشا صاحب صدر عمومی قادیان کے ساتھ ایک شام منائی گئی۔ جس میں مہمان خصوصی نے قادیان کے حالات بیان کئے اور سوالات کے جوابات دیئے۔

درخواست دعا

○ مکرم ریاض الدین احمد صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع مردان اطلاع دیتے ہیں کہ عزیز شیراز احمد ذہنی اور جسمانی طور پر کمزور ہے۔

○ مکرم ناصرالدین چوہدری صاحب ابن مکرم چوہدری محمد الدین صاحب دارالصدر شمالی ربوہ کی ریڑھ کی ہڈی میں تکلیف ہے۔

○ مکرم محمود احمد عارف صاحب دارالصدر غربی ربوہ گذشتہ تین سال سے ایک ٹریفک کے حادثہ میں شدید زخمی ہو کر ابھی تک صاحب فراش ہیں۔ دائیں ٹانگ تین جگہ سے ٹوٹ چکی ہے۔ پرانے زخموں سے ابھی تک پیپ کا سلسلہ جاری ہے۔ اب اس کا علاج اپریشن تجویز ہوا ہے۔ جو نیشنل ہسپتال فیصل آباد میں متوقع ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان سب کے لئے مکمل شفایابی اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے درخواست دعا ہے۔

نمایاں کامیابی

○ مکرم لطف المنان طاہر باجوہ صاحب ابن مکرم چوہدری محمد حنیف باجوہ صاحب نے امسال بی فارمیسی سال دوئم میں 592/900 نمبر حاصل کرکے پنجاب یونیورسٹی میں چوتھی پوزیشن حاصل کی ہے۔ درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ موصوف کو یہ اعزاز مبارک فرمائے اور مزید نمایاں کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

بجلی بند رہے گی

○ واپڈا ربوہ کی طرف موصولہ اطلاع کے مطابق 15- مارچ 1998ء بروز اتوار صبح 6- بجے سے لیکر شام 6 بجے تک ضروری مرمت کے لئے ربوہ میں بجلی بند رہے گی۔

جاپانی واقفین نو کی زیارت ربوہ

○ مورخہ 26- فروری 1998ء بروز جمعرات جاپانی واقفین نو بچوں کا ایک وفد بہمراہ مکرم سید سجاد احمد صاحب (سیکرٹری واقفین نو جاپان) دفتر وکالت وقف نو میں پہنچا۔ اس وفد میں چار بچے۔ ایک مرد دو خواتین اور ایک مرد شامل تھیں۔ وفد کو دفتر کے مختلف شعبوں سے متعلق معلومات فراہم کی گئیں۔

بعد ازاں وفد نے نمائش اور دفتر الفضل کا دورہ بھی کیا اور اخبار کی تیاری اور اشاعت کے مراحل سے متعلق آگاہی حاصل کی نیز ایڈیٹر الفضل سے ملاقات کی۔ بچوں اور خواتین نے دفتر لجنہ پاکستان کا وزٹ بھی کیا اور وہاں محترمہ صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ (صدر لجنہ پاکستان) سے ملاقات کی۔ وفد نے دارالضیافت کا وزٹ بھی کیا اور کھانا پکوائی کا طریق کار دیکھا۔ وفد نے بیت المبارک اور دفتر P.S. کا بھی وزٹ کیا۔ اس وفد کا تعلق جاپان کے شہر ناگویا سے تھا۔

(وکالت وقف نو)

یہ اشتہار نہیں ہے۔ ادارہ الفضل امن عامہ کی خاطر اپنی طرف سے حکومت کی یہ آواز قارئین تک پہنچانے کے لئے اسے شائع کر رہا ہے۔ (ادارہ الفضل)

امنِ عامہ اور اپنے جان و مال کی حفاظت کیلئے

مشتبہ افراد پر نظر رکھیے، محب وطن ہونے کا ثبوت دیجیے

عبادت گاہوں، ہوائی اڈوں، ریلوے سٹیشنوں، بس اڈوں بازاروں، مارکیٹوں۔ ہسپتالوں، تعلیمی اداروں اور دیگر پبلک مقامات کے اردگرد مشتبہ افراد پر کڑی نظر رکھیں اور ضلعی انتظامیہ کو ایسے مشتبہ افراد کی اطلاع دیں۔

پبلک مقامات پر کوئی بھی لاوارث چیز دکھائی دے تو اس کی اطلاع بھی فوری طور پر ضلعی انتظامیہ کو دیں

حکومت آپ کے مکمل تعاون سے ہی آپ کے جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنا سکتی ہے

آپ کا تعاون ـ تحفظ کا ضامن

حکومت پنجاب

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 13 مارچ-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 11 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ 19 درجے سنٹی گریڈ

عالمی خبریں

انڈونیشیا صدر سوہارتو کے دوبارہ انتخاب کے خلاف ہزاروں طلبہ نے احتجاجی مظاہرے کئے۔ وہ صدر سہارتو کے دوبارہ انتخاب کے خلاف مظاہرے کر رہے تھے۔ پولیس کے ساتھ جھڑپ میں ایک طالب علم زخمی بھی ہوا اگرچہ مظاہرہ پرامن رہا۔ طلبہ نے مہنگائی اور صدر کے خلاف نعرے لگائے۔

امریکہ امریکہ کی فوج کے سینئر جنرل ہنری شیلٹن نے کہا ہے کہ کویت میں موجود امریکہ کے ہزاروں فوجی کویت میں اس وقت تک مقیم رہیں گے جب تک امریکی حکومت کو اس بات کا یقین نہیں ہو جاتا کہ عراقی صدر صدام حسین اقوام متحدہ کے اسلحہ انسپکٹروں کو حساس مقامات کا معائنہ کرنے پر کوئی رکاوٹ نہیں ڈال رہے۔

افغانستان افغانستان کے سابق وزیراعظم اور حزب اسلامی کے سربراہ گلبدین حکمت یار نے کہا ہے کہ جنگ افغانستان مسئلہ کا حل نہیں۔ بلکہ افغانستان کے تمام متحارب دھڑے پرامن مذاکرات کے ذریعہ متفقہ نگران حکومت قائم کریں جو افغانستان میں عام انتخابات کروائے۔ اور جمہوری حکومت تشکیل دی جائے۔

○ پاکستان طالبان حکومت کو 6 لاکھ ٹن گندم فراہم کرے گا۔

اقوام متحدہ اقوام متحدہ میں متعین عرب سفیروں نے اپنے مشترکہ بیان میں جنرل اسمبلی کے صدر سے مطالبہ کیا ہے کہ فلسطینیوں کے قتل کے سلسلے میں جنرل اسمبلی کا اجلاس بلایا جائے۔ انہوں نے اپنے خط میں صدر کو لکھا ہے کہ اسرائیلی وزیراعظم کے جارحانہ رویہ سے مشرق وسطی میں امن کو سنگین خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔

○ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے کہا ہے کہ عراق کے مسئلہ پر میرے اور کلنٹن کے خیالات میں مکمل ہم آہنگی ہے عراق نے اگر معاہدے پر پوری طرح عمل نہ کیا تو اسے اس بات کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا اس بات کا امکان ہے کہ امریکہ عراق پر حملہ کرے ممکنہ حملہ سے قبل وہ سلامتی کونسل سے مشورہ کرے گا۔ اگرچہ مشورہ کا مطلب منظوری نہیں۔

○ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے کسووہ میں تمام متحارب فریقوں سے کہا ہے کہ وہ حتی الامکان خونریزی سے گریز کریں۔ اور تمام فریق بحران کا پرامن حل تلاش کریں۔ اس انتباہ میں یوگوسلاویہ سے کہا گیا ہے کہ اگر اس نے حالات ٹھیک نہ کئے تو مزید پابندیاں لگائی جائیں گی۔

ملکی خبریں

○ پاکستان نے بھارتی خفیہ ادارے "را" کی دہشت گردی کی کارروائی کے بارے میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اور سلامتی کونسل کے مستقل ارکان کو آگاہ کر دیا ہے۔ سیکرٹری خارجہ شمشاد احمد نے سلامتی کونسل کے 4 مستقل ارکان کے سربراہوں کو بریفنگ دیتے ہوئے بھارتی انٹیلی جنسی "را" کی طرف سے پاکستان کے خلاف شروع کی جانے والی دہشت گردی کی منظم مہم کے بارے میں تفصیلات سے آگاہ کیا۔ اور کہا کہ پاکستان میں ریل گاڑیوں اور دوسرے مقامات پر ہونے والے حالیہ بم دھماکے ریاستی دہشت گردی کا حصہ ہیں۔ اس کی عالمی سطح پر مذمت ہونی چاہئے۔

○ پاکستان میں بم دھماکوں میں بھارتی خفیہ ایجنسی "را" کے ملوث ہونے کے پاکستانی الزام کو بھارتی حکومت نے مسترد کر دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ پاکستان میں دہشت گردی اور بم دھماکوں کی لہر فرقہ واریت کے باعث پیدا ہوئی ہے۔ "را" کو ملوث کرنے کے الزامات سراسر بے بنیاد من گھڑت اور جھوٹ پر مبنی ہیں۔ الزامات لگا کر بھارت کی توہین کی گئی ہے۔ پاکستان کے احتجاجی مراسلے کا جواب دیں گے۔ اور ردعمل کا حق بھی محفوظ ہے۔ پاکستان کے ایسے رویہ سے دونوں ممالک کے درمیان پہلے سے پائی جانے والی کشیدگی میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

○ بھارتی خفیہ ایجنسی "را" کے علاوہ اسرائیل خفیہ ایجنسی "موساد" کے ایجنٹ کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔ تفتیش میں ملزموں نے انکشاف کیا ہے کہ ان کے مزید ساتھی بھی پاکستان میں موجود ہیں جو بم دھماکوں و تخریب کاری میں ملوث ہیں۔

○ وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا کہ پولیس اور ایجنسیوں کو انسانی حقوق کی تذلیل نہیں کرنے دیں گے۔ قانون نافذ کرنے والے اہلکاروں کے تربیتی پروگراموں میں انسانی حقوق کو شامل کریں گے۔ وزیراعظم نے بین الاقوامی اعلامیہ کی پچاسویں سالگرہ پر اپنے پیغام میں کہا ہے کہ چائلڈ لیبر روکنے کے لئے معینہ مدت کے اندر اقدامات کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری حکام کو خصوصاً ان حکام کو جن کے ذمہ قانون کے نفاذ کا کام ہے قانون کے تحت تفویض اپنی اتھارٹی سے کبھی تجاوز نہیں کرنا چاہئے۔

○ وفاقی وزارت داخلہ نے ملک میں امن و امان کی صورت حال بالخصوص دہشت گردی اور تخریب کاری سے نبٹنے کے لئے اہم اقدامات کی منظوری دے دی ہے ان اقدامات کے تحت ٹاسک فورس قائم ہو گی انٹیلی جنس اداروں میں معلومات کے تبادلے کا نظام موثر بنایا جائے گا۔

○ کراچی میں نامعلوم دہشت گرد دو روسی راکٹ پھینک کر فرار ہو گئے۔ سٹی کورٹ میں بم افواہ سے بھگدڑ مچ گئی۔ پولیس اور بم سکواڈ کو بلونا پڑا۔

○ ایم کیو ایم نے وزیراعظم سے مطالبہ کیا ہے کہ ایم کیو ایم کے ہزاروں کارکنوں کے ماورائے عدالت قتل میں ملوث ہونے پر سابق وزیراعظم بے نظیر بھٹو اور سابق وزیر داخلہ نصیراللہ بابر اور دیگر ذمہ دار افراد کو گرفتار کیا جائے۔ ایم کیو ایم کے لیڈروں نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ قاتلوں کی بجائے ہمارے کارکنوں کو گرفتار کیا جا رہا ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے یونائیٹڈ بینک کے برطرف ملازمین کی طرف سے درخواست کی سماعت کے دوران ریمارکس دیتے ہوئے کہا ہے کہ بینک ملازمین کی دوبارہ تقرری کا فیصلہ بادی النظر میں عدالتی کارروائی میں رکاوٹ ہے۔ اور توہین عدالت کے زمرہ میں آتا ہے۔ یہ فیصلہ اگر واقعی کابینہ کا ہے تو تحریری بیان عدالت میں پیش کیا جائے۔ جس پر کابینہ کے ارکان کے دستخط موجود ہوں۔ ملک میں آئین کی حکومت چلے گی یا کابینہ کے غلط فیصلے۔ بینک کے صدر زبیر سومرو کے پیش نہ ہونے کا بھی عدالت نے سخت نوٹس لیا ہے۔

○ پختونخواہ کے مسئلہ پر قومی اسمبلی میں اے این پی اور حکومتی ارکان میں شدید جھڑپ ہوئی۔ نماز ظہر کے لئے اجلاس ملتوی نہ کرنے پر جمیعت علمائے اسلام کے مولانا شیرانی نے احتجاج اور واک آؤٹ کیا۔ میرانی نے کہا کہ صدر مملکت کی حیثیت مشکوک ہے۔ ان کے خطاب کا کوئی فائدہ نہیں۔

○ باخبر ذرائع کے مطابق قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے سابق نگران وزیراعظم غلام مصطفیٰ جتوئی کو "عوامی اتحاد" میں شامل کرنے کی مخالفت کر دی ہے اور کہا ہے کہ ہم نے ہمیشہ جتوئی کی عزت کی مگر انہوں نے ہمیشہ مسائل کھڑے کئے۔

○ پاکستان عوامی اتحاد کے سربراہ اور تحریک منہاج القرآن کے سرپرست پروفیسر ڈاکٹر علامہ طاہر القادری نے اعلان کیا ہے کہ اسلام میں عورت کی سربراہی کو حرام نہیں۔ ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔ "پاکستان عوامی اتحاد" آصف زرداری بچاؤ مہم کا حصہ نہیں ہے۔ حکومت کے پاس کوئی ایجنڈا نہیں۔ اسے مزید وقت دیا گیا تو ملک کو نقصان پہنچے گا۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ جماعت اسلامی ایسے اتحاد میں شامل نہیں ہو گی جس میں بے نظیر شامل ہوں۔ حکمرانوں کی من مانیوں کے خلاف مسلسل تحریک چلا کر عوام کو منظم کر رہے ہیں۔

○ اسلامی نظریاتی کونسل کے سابق رکن مفتی محمد حسین نعیمی 75 سال کی عمر میں وفات پا گئے ہیں۔

سکول یونیفارم

نصرت جہاں اکیڈمی اور دوسرے تمام تعلیمی اداروں کے بچوں اور بچیوں کا سکول یونیفارم دستیاب ہے۔

شہزاد گارمینٹس
محسن بازار اقصیٰ روڈ ربوہ فون 212039

ربوہ کا مثالی نرسری سکول
کڈز وزڈم ہاؤس
آڈیو ویڈیو اور جھولے
ہر ماہ تفریحی VISIT فری
دارالبرکات ربوہ Ph: 212745

قطعہ اراضی برائے فروخت
ایک قطعہ اراضی رقبہ 16 کنال ساہیوال روڈ ربوہ پر قابل فروخت ہے۔ رقبہ برلب سڑک ہے پختہ چاردیواری بنی ہوئی ہے۔ نیز عارضی رہائش کے لئے دو کمرے بھی بنے ہوئے ہیں
خواہشمند حضرات رابطہ کریں
نمبرز : 211202 - 213161

اکسیر موٹاپا 40/-
ہمدرد نسواں (حبوب اٹھرا) 30/-
دوائی فضل الٰہی (برائے اولاد نرینہ) 200/-
زوجام عشق 900/-
اکسیر لیکوریا کیپسول 40/-
کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے 25/-
سفوف اکسیر شوگر 35/-
جدید دواخانہ خدمت خلق
گولبازار ربوہ فون: 659